﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

مرکزی عمومی مرکلر ۸/۴

8 مئی 2012ء

۱۷ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ

یہ راز کسی کو نہیں معلوم، کہ مومن
قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے "قرآن

آیئے قرآن کھولیں!

میری پیاری بہن!

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ!

ممکن ھے کہ آپ اوپر لکھا "عنوان" پڑھ کر سوچیں کہ میں تو روزانہ قرآن کھولتی ہوں.... یا پھر ہفتے میں ایک دفعہ تو ضرور تلاوت کرتی ہوں۔یا پھر قرآن خوانی میں شرکت کروں تب بھی پڑھا جاتا ہے۔یا پھر کسی کے فوت ہونے پر، یا کبھی شادی کے موقع پر، یا پھر کسی مصیبت کے وقت........

لیکن میری مراد ایسے قرآن کھولنا نہیں ہے۔ممکن ھے کہ آپ صرف تلاوت نہ کرتی ہوں بلکہ کبھی کبھار اسکے لفظی ترجمہ پر بھی نگاہ ڈالتی ہوں۔کبھی کبھار کا پڑھا ہوا ترجمہ بھی....کبھی کبھار مدد دے جاتا ہے۔یا پھر شاید۔آپ کو قرآن کی کچھ سورتیں حفظ ہوں۔کوئی کوئی آیات بھی یاد ہوں۔اور یوں کبھی کبھار قرآن کی کوئی آیت، کوئی سورہ بھی رہنمابن کر راستہ دکھا جاتی ہو۔

ہوسکتا ہے کہ آپ تلاوت اور حفظ کو کافی نہ سمجھتی ہوں اور کبھی کبھار قرآن کھول کر اس کی آیات پر غور و فکر بھی کرتی ہوں سوچتی ہوں کہ قرآن کی آیات مجھے کیا سکھاتی ہیں؟ میرے لیے ان آیات میں کیا اصول ہے؟ شاید آپ میں کچھ خواتین ایسی بھی ہوں جو سوچتی ہوں کہ قرآن کے اصولوں کا تو پتہ ہی ہے۔نکاح ، وراثت اور مہر جیسے احکامات پر تو عمل کرتے ہی ہیں۔

لیکن میری بہن! سوال تو ہے کہ یہ سب عمل ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ تو ضرور ہیں لیکن...کیا قرآن کا حق ادا کرتے ہیں؟ کیا صرف ان مقاصد کے لیے کبھی کبھار قرآن کا کھولنا کافی ہوجاتا ہے؟ کیا یہ اس مقصد کو پورا کرتے ہیں جس کے لیے قرآن کو نازل کیا گیا ہے؟؟

جب ہم قرآن کو کھولیں، اس کو پڑھیں، تو ہمیں سمجھ آتا ہے کہ قرآن کا حق صرف اتنے سے ادا نہیں ہوتا بلکہ قرآن ایک مسلمان کا ضابطہ حیات ہے اور ہر مسلمان پر قرآن کے پانچ بڑے بڑے حقوق عائد ہوتے ہیں۔

1) **قرآن پر ایمان۔** اس سے مراد اس بات پر ایمان رکھنا ہے کہ قرآن حکیم اللہ کی عظیم کتاب ہے جو انسانوں کی

ہدایت کے لیے نازل کی گئی۔جس میں ان کی زندگی گزارنے کا راستہ ملتا ہے اور جس میں انسانیت کے تمام مسائل کا حل ہے۔یعنی اس پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ ایک مسلمان اسے صرف اللہ کی مقدس کتاب نہ سمجھے بلکہ اس بات پر بھی یقین رکھے کہ اس سے بہتر کوئی نظامِ زندگی نہیں۔اور یہ دنیا کے تمام نظاموں سے بہترین نظام ہے۔

اور جب ایمان ویقین کی کیفیت متاثر ہوجائے۔جدید نظامِ زندگی اور مادہ پرستی کا اثر دل کو غبار آلود کردے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بنی آدم کے قلوب بھی زنگ آلود ہوجاتے ہیں جیسے لوہا پانی پڑنے سے، دریافت کیا گیا یارسول اللہ ﷺ اس زنگ کو کس طرح دور کیا جائے؟ فرمایا: موت کی بکثرت یاد اور قرآن مجید کی تلاوت سے۔(راوی حضرت عبداللہ بن عمر (بیہقی)

2) **تلاوتِ قرآن**۔تلاوتِ قرآن سے مراد صرف ثواب کی خاطر قرآن کھولنا نہیں بلکہ دراصل ایمان کو تازہ رکھنا اور اس کے ساتھ **مسلسل تعلق** پیدا کرنا ہے۔قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

☆اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰھُمُ الۡکِتٰبَ یَتۡلُوۡنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ☆ (البقرہ (۱۲۱)

ترجمہ: ''جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ تلاوت کا حق ہے۔''

3) **تفکراور تدبر**۔پھر تلاوت کے بعد قرآن کا ہم پر ایک اور حق اس پر غور وفکر کرنا ہے۔اس کی آیات کا مفہوم سمجھنا اور اس کو اپنی عملی زندگی کے ساتھ جوڑنا ہے۔ قرآن کہتا ہے!

☆وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَھَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ (۱۷)☆(القمر ، پ۔۲۷)

ترجمہ: ''اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کردیا ہو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے۔(۱۷)

اور پھر فرمایا''

☆اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ اَمۡ عَلٰی قُلُوۡبٍ اَقۡفَالُھَا☆(سورہ محمد (۲۴)

ترجمہ: ''کیا پس یہ قرآن پر غور و فکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر **قفل** چڑھے ہوئے ہیں؟

یعنی قرآن پر غور و فکر کے ذریعے علم وحکمت کے موتی چنے جاسکتے ہیں اور یہ موتی ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں کو مزین کرسکتے ہیں۔اور.... اس غور و فکر سے بھی وہ وقت آتا ہے کہ....

☆وَاِذَا سَمِعُوۡا مَآ اُنۡزِلَ اِلَی الرَّسُوۡلِ تَرٰۤی اَعۡیُنَھُمۡ تَفِیۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ مِمَّا عَرَفُوۡا مِنَ الۡحَقِّ☆

(المائدہ (۸۳)

ترجمہ: ''اور جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول پر اترا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ حق شناسی کے اثر سے ان کی آنکھیں تر ہوجاتی ہیں۔''

4) **قرآن کے مطابق فیصلے کرنا**۔اس سے مراد یہ ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی تمام زندگی کے تمام پہلوؤں میں قرآن ہی کے مطابق فیصلے کیے جائیں اور اسی کا حکم نافذ کیا جائے۔قرآن کا دوٹوک فیصلہ ہے کہ.....

☆ وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ (۴۴)

ترجمہ۔''اور جو نہ کرے فیصلہ اس کے مطابق جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو ایسے لوگ ہی تو کافر ہیں۔''(المائدہ)

حدیثِ نبوی ﷺ ہے کہ...

﴿لا یُؤ مِنُ اَ حَدُ کُمْ حَتّٰی یَکُوْنُ ھَوَاہُ تَبعًا لِمَا جِئْتَ بِہٖ﴾

ترجمہ۔''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشِ نفس اس کے تابع نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔''

5) **قرآن کا پیغام پھیلانا۔** پھر ہر مسلمان پر اس کی استطاعت کے مطابق یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ قرآن کو دوسروں تک پہنچائے۔قرآن حکیم فرماتا ہے۔

☆ ھٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ لِیُنْذَرُو بِہٖ (۵۲)☆ ابراھیم

ترجمہ۔''یہ قرآن پہنچا دینا ہے لوگوں کے لیے،تا کہ وہ اس کے ذریعے خبردار کر دیے جائیں۔''

تو میری پیاری بہنو!

سوچیں اور غور کریں کہ میں ان میں سے قرآن کا کون سا حق ادا کر رہی ہوں۔کون سے حقوق ہیں جو ابھی ادا کرنے باقی ہیں؟ زندگی کے کتنے سال قرآن کا حق ادا کیے بغیر گزر گئے۔اور کتنے سال باقی رہ گئے ہوں گے کہ اس حق کا کچھ حصہ ہی ادا کر سکوں؟؟

آیئے اب قرآن کھولیں!!

اپنے رب سے عہد کریں کہ ہم!!

- قرآن پر ایسا ایمان رکھیں گے کہ ہمارا دل گواہی دے دے کہ قرآن ہمارے لیے بہترین ضابطہ حیات ہے۔اور قرآن کا بتایا ہوا نظام دنیا کے تمام نظاموں سے بہتر ہے۔
- قرآن کی تلاوت ایسے کریں گے جیسا کہ اس کا حق ہے کہ اس سے ہمارے دل کی دنیا منور ہو سکے۔
- قرآن کو سمجھیں گے،اس پر غور و فکر کریں گے۔
- اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کے فیصلے قرآن کے مطابق کریں گے۔
- اور پھر اللہ نے ہمارے اندر جتنی سانسیں رکھی ہوئی ہیں انہیں قرآن کو دوسروں تک پہنچاتے ہوئے گزار دیں۔

اس امید پر کہ!!

ہمارا اللہ ہم سے خوش ہو جائے۔ہمارے اس عمل سے خوش راضی ہو جائے۔اور جب ہم اپنے اللہ کے پاس پہنچیں تو ہم اپنے انجام سے خوش ہوں۔انشاءاللہ

آیئے!! حلقہ نورالایمان کے شانہ بشانہ قرآن سیکھیں اور.....مل کر.....جڑ کر.....ایک ہو کر اپنی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کے ساتھ اسے پھیلانے کے لیے جدوجہد کریں۔اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔اور ہمیں قرآن کی خدمت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆ وَمَا تَوْ فِیْقِیُ اِلَّا بِا اللّٰہِ☆

والسلام

دعا گو

حلقہ نورالایمان